احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 5

منگل 4 فروری 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 4 فروری 2003ء، 2 ذوالحج 1423 ہجری-4 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 30

معلم اخلاق

حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی اور الحمد للہ کہا تو میں نے نماز میں ہی یرحمک اللہ کہہ دیا اور لوگوں کے برا منانے پر میں نماز میں ہی بولا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے- نماز کے بعد رسول اللہؐ نے مجھے بلایا- نہ مارا نہ جھڑکا نہ برا بھلا کہا- صرف اتنا فرمایا نماز قرآن کی تلاوت اور ذکر الٰہی کیلئے ہوتی ہے- معاویہؓ کہتے ہیں میں نے حضور سے بڑھ کر نرمی کے ساتھ اخلاق سکھانے والا اور کوئی نہیں دیکھا-

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام حدیث نمبر 836)

رسول کریمؐ کی غلاموں، ہمسایوں، بچیوں اور یتیموں سے رأفت کے دلکش نظارے

آنحضرت ﷺ مخلوق کی تکلیف دیکھ کر ہمیشہ بے قرار ہو جاتے تھے

دوسروں سے مسکرا کر ملنا، راستہ دکھانا اور راستہ کی رکاوٹیں دور کرنا صدقہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31- جنوری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جنوری 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف کے تسلسل میں آنحضرتؐ کی مومنین کے ساتھ رأفت کے دلکش واقعات بیان فرمائے- ان میں ہمسایوں، غلاموں، یتیموں اور لڑکیوں کے ساتھ رحمت و شفقت کے ایمان افروز نظاروں کا تذکرہ فرمایا- خطبہ کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی اپنے رفقاء کے ساتھ شفقت کے بعض واقعات بھی بیان کئے- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا-

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت 128 کی تلاوت فرمائی- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مخلوق کیلئے سب سے بڑھ کر اضطراب آنحضرتؐ کو تھا اور آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ بھی نہ سکتے اور ان کا تکلیف میں پڑنا آپؐ پر گراں گزرتا تھا- اس لئے میری نصیحت ہے کہ خدا سے ڈرو اور اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو اور اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرو-

آنحضرتؐ نے غلاموں سے رحمت کا سلوک کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے کثرت سے قصور معاف کرو اور ان سے برا سلوک کرنے والا جنت میں نہ جائے گا- ان کا احترام کرو اور اپنی طرح کا کھلاؤ- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے نو سال تک آنحضرتؐ کی خدمت کی لیکن آپؐ نے مجھے کبھی نہ ڈانٹا اور نہ پوچھا کہ یہ کام کیوں کیا یا کیوں نہ کیا- زیدؓ بن حارثہ آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ ننگے پاؤں ان کی طرف بڑھے انہیں گلے لگایا اور چوما- ان کے بیٹے اسامہؓ سے بہت پیار کرتے اور فرماتے اگر یہ لڑکی ہوتا تو عمدہ کپڑے پہناتا اور مال کثیر خرچ کرتا- حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کیلئے تین ہزار اور اسامہؓ کے لئے پانچ ہزار وظیفہ مقرر کیا- ایک بدوی نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا تو آپؐ نے صحابہ کو فرمایا اسے کچھ نہ کہو- آپؐ نے پانی منگوایا اور بہا دیا- آنحضرت ﷺ انتہائی نرمی سے علم سکھایا کرتے تھے-

آپؐ نے ہمسایوں سے کمال شفقت کی تعلیم دی- فرمایا سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کرلو- عورتیں اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانیں- بے شک بکری کا پایا ہی ہمسایہ کو بھجوا دو- تمہارا بھائی سے مسکرا کر ملنا، راستہ کی رکاوٹ دور کرنا، اندھے کو راستہ دکھانا صدقہ ہے- مجھے جبریل نے اتنی تاکید کی کہ گمان ہوا کہ ہمسایہ کو وارث ہی نہ قرار دے دیا جائے- لڑکیوں کی تربیت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی- بدوی کے لڑکی کو زندہ درگور کرنے کے واقعہ پر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے- آپؐ نے یتیم پروری کرنے والے کو جنت میں اپنے قرب کی بشارت دی-

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود کی رأفت و شفقت کے واقعات بیان فرمائے- حضور اقدس اپنے خادموں کی تیمارداری اور علاج فرماتے اور ان کے لئے بے قرار دعائیں کیا کرتے تھے- آپ اپنے کاتب کی ناز برداریاں برداشت کیا کرتے تھے اور حسن سلوک فرماتے- ایک غریب عورت چاول چرانے آئی گھر والوں نے پکڑ لیا آپ نے فرمایا اسے مزید چاول دے کر رخصت کر دو- راستے میں ایک دفعہ ایک بڑھیا نے کہا خط پڑھ دیں آپ نے پڑھا اور اچھی طرح سمجھایا- غریبوں اور مسکینوں کے لئے انگریزی و یونانی ادویات اپنے پاس رکھتے اور اہل قادیان آپ کی ادویات سے فائدہ اٹھاتے- آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی تکلیف میں اس کا ساتھ دو اور اسے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرو کم از کم دعا ہی کرو اور غیروں کو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ-

مؤلف رفقاء احمد

ملک صلاح الدین صاحب آف قادیان وفات پاگئے

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان یہ افسوسناک اطلاع دیتے ہیں کہ دیرینہ خادم سلسلہ اور مؤلف "رفقاء احمد" مورخہ 2 فروری بروز اتوار کی صبح کرسچن میڈیکل کالج ہاسپٹل لدھیانہ میں انتقال کر گئے- آپ کی عمر بوقت وفات تقریباً 91 سال تھی- آپ کو حضرت مصلح موعود کے پرائیویٹ سیکرٹری اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو ہونے کا اعزاز حاصل تھا- آپ کا جسد خاکی اسی روز قادیان لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی- آپ وفات تک صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان کے ممبر رہے- آپ کا سب سے بڑا اور تاریخی کارنامہ رفقائے حضرت مسیح موعود کے حالات کی تصنیف و تالیف ہے اس کیلئے (رفقاء) احمد کے نام سے 14 جلدیں شائع ہو چکی ہیں- تبعین میں سے متعدد کے حالات آپ نے تحریر فرمائے- مبشرین احمد کے حالات بھی شروع کر چکے تھے آپ حضرت مصلح موعود کے پرائیویٹ سیکرٹری 1938ء سے 1941ء تک رہے- تقسیم ہند کے بعد آپ صدر انجمن اور تحریک جدید قادیان کے ممبر رہے اور جامعہ احمدیہ قادیان کے استاد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا-

کچھ عرصہ اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر بھی رہے آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ملک نیاز محمد صاحب کے فرزند ارجمند تھے- دنیا بھر کے احمدیوں سے خط و کتابت کے ذریعہ رابطہ آپ کا امتیازی وصف تھا اس کے ساتھ مریضوں کی عیادت آپ کا پختہ وصف تھا- آپ اپنے تاریخی تصنیف کے کام کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہیں گے کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے روشن ستاروں کی مانند رفقاء کے حالات زندگی کو احباب جماعت کیلئے سپرد قرطاس کیا-

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی پہلی مرحومہ بیوی سے دو بیٹیاں اور تین بیٹے اور دوسری بیوی

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1965ء

8 نومبر بعد نماز عشاء بیت مبارک ربوہ میں مجلس انتخاب خلافت نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثالث منتخب کیا۔ جس کے بعد آپ نے پہلے حسب قواعد حلف اٹھایا اور خطاب فرمایا۔
پھر موجود احباب نے جن کی تعداد پانچ ہزار تھی رات ساڑھے دس بجے آپ کی بیعت کی۔

9 نومبر بعد نماز فجر حضور نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور بیعت لی۔

9 نومبر حضور نے حضرت سیدہ مہر آپا کے گھر قبل دوپہر احمدی خواتین سے بیعت لی اور خطاب فرمایا۔

9 نومبر حضور نے ساڑھے چار بجے سہ پہر حضرت مصلح موعود کی نماز جنازہ پڑھائی اس سے قبل آپ نے احباب سے مختصر خطاب کیا۔ بعد میں حضرت مصلح موعود کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

12 نومبر حضور نے اپنے دور خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

12 تا 14 نومبر جماعت سیرالیون کی 16 ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

13 نومبر حضور نے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلبہ سے خطاب فرمایا۔

20 نومبر حضور بیماری کی وجہ سے جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ اور ایک مختصر نوٹ لکھ کر بھجوایا جو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا۔

25 نومبر حضور نے تعلیم الاسلام کالج اور اس کے اساتذہ سے خطاب فرمایا۔

26 نومبر حضور نے جامعہ احمدیہ کے ہال میں عہدیداران خدام الاحمدیہ ربوہ کے ریفریشر کورس کا افتتاح فرمایا۔

6 دسمبر حضور نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں صحیح بخاری کا درس دینا شروع کیا۔

9 دسمبر حضرت منشی سربلند خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1904ء)

10 دسمبر حضرت منشی احمد علی صاحب دوالمیال رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1902ء)

11 دسمبر حضور نے اطفال الاحمدیہ کے نام پہلا پیغام جاری فرمایا۔

11 تا 13 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان حاضری 600 تھی۔

16 دسمبر حضور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا افسر جلسہ سید میر داؤد احمد صاحب تھے۔

17 دسمبر حضور نے تحریک فرمائی کہ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے اور امراء جماعت کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔

19 دسمبر سباہ (برونائی) میں جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ۔ اور مجلس شوریٰ۔

19 تا 21 دسمبر خلافت ثالثہ کا پہلا جلسہ سالانہ۔ کل حاضری 80 ہزار تھی ریڈیو پاکستان کی قومی خبروں میں جلسہ کی خبر دی گئی۔ اس جلسہ پر حضور نے خدام کو ماٹو دیا "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"۔ جلسہ مستورات میں حضرت چھوٹی آپا اور سیدہ مہر آپا کے خطابات بذریعہ ٹیپ سنے گئے۔

19 دسمبر حضور کی اجازت سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک جماعت کے سامنے پیش کی۔ اور 25 لاکھ کے ریزرو فنڈ کا مطالبہ کیا۔ ایک دن کے اندر 15 لاکھ روپے کے وعدے پیش کر دیئے گئے۔

30 دسمبر حضور نے دارالرحمت غربی ربوہ کی بیت الذکر کا نام اہل محلہ کی درخواست پر بیت ناصر رکھنے کی منظوری دی۔

متفرق

— مجلس اطفال الاحمدیہ کی مساعی زیادہ بہتر بنانے کے لئے مہتمم اطفال کی عاملہ بنانے کا سلسلہ جاری کیا گیا۔

— حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے مطابق گیمبیا کے قائم مقام احمدی گورنر جنرل سر ایف ایم سنگھاٹے نے حضور سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا کپڑا طلب کیا جو انہیں بھجوا دیا گیا۔

— لندن سے دی مسلم ہیرلڈ کا اجراء ہوا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گُر

63

پُر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

سندھی پیر سے گفتگو

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور خلافت میں غالباً 1912ء کی بات ہے۔ کہ جناب مولوی عبدالواحد صاحب ساکن برہمن بڑیہ (بنگال) نے علماء کا ایک وفد بغرض (دعوت الی اللہ) بھجوانے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضور کی طرف سے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت میر قاسم علی صاحب، جناب مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مرحوم اور خاکسار کو جانے کا ارشاد ہوا۔ ہم سب کلکتہ سے ہوتے ہوئے برہمن بڑیہ پہنچے۔ کلکتہ میں جماعت کی طرف سے ایک بڑی سرائے میں ہمارے قیام کا انتظام تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے۔ تو محکمہ پولیس کے ایک افسر بھی اسی سرائے میں کسی سندھی پیر کی تلاش میں جس کے ساتھ وہ عقیدت رکھتے تھے۔ آ گئے۔ چونکہ وہ تصوف کے ساتھ دلچسپی رکھتے تھے اور علم دوست آدمی تھے۔ اس لئے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب امیر وفد کے ایما پر میں نے ان کے ساتھ تصوف کے متعلق گفتگو شروع کی۔ اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک سیدنا حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے ماتحت تصوف کے بعض نکات پر روشنی ڈالی۔ میری باتیں سن کر وہ بہت محظوظ ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے ایسی عارفانہ باتیں اس سے قبل کبھی نہیں سنیں۔ اس کے بعد وہ پیر صاحب کی تلاش میں چلے گئے۔ کچھ وقت کے بعد پھر آئے اور کہنے لگے کہ مجھے پیر صاحب قریب ہی ایک کمرہ میں مل گئے ہیں اور ان کو آپ کی ملاقات کا بے حد اشتیاق ہے۔ اگر آپ تشریف لے جا سکیں تو فبہا ورنہ پیر صاحب یہاں آ کر آپ سے ملاقات کر لیں گے۔

چنانچہ خاکسار، حافظ روشن علی صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب مرحوم ان کی خدمت میں پہنچے۔ وہ بہت تپاک سے ملے۔ اور مصافحہ کیا۔ جب افسر پولیس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ تصوف کے متعلق انہوں نے گفتگو کی تھی۔ تو وہ بہت ہی خوش ہوئے اور مجھ سے دوبارہ مصافحہ کیا۔ جب ان کو علم ہوا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے مرید ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بھی حضرت مرزا صاحب کا منظوم کلام ہے۔ اس کے بعد مختلف امور کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور خدا کے فضل سے ہمیں ایک گھنٹہ تک دعوت الی اللہ کا اچھا موقعہ میسر آیا۔ (حیات قدسی حصہ چہارم ص 55)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ عیدالاضحیہ

حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے نسل ابراہیمؑ پر بڑی بڑی قوموں کو قربان کر دیا

عیدالاضحیہ سبق سکھاتی ہے کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

جس نے جینا ہو اس میں جینے اور جس نے مرنا ہو اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ عید فرمودہ 10/ اگست 1954ء بمقام ناصر آباد سندھ

یہ عید ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہے۔ کہ کس طرح قربانیوں سے قومیں بنتی ہیں اور کس طرح عیاشیوں سے قومیں مرتی ہیں۔ جس طرح موت ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان پر آتی ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اسے یاد نہیں رکھتے۔ اسی طرح قومی تباہی بھی ایسی چیز ہے جو ہر قوم پر آتی ہے مگر پھر بھی کوئی قوم اسے یاد نہیں رکھتی یہ ایسا سبق ہے جسے آج تک کبھی کسی نے یاد نہیں رکھا۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے بھیڑوں میں سے جب اگلی بھیڑ کوئی کام کرے تو دوسری بھیڑ بھی وہی کام کرنے لگتی ہے جو پہلی نے کیا ہوتا ہے۔ اگر آگے گڑھا ہو اور پہلی بھیڑ اس میں گر جائے۔ تو دوسری بھی اس میں گرتی ہے اور تیسری بھی اس میں گرتی ہے یہاں تک کہ چرواہا انہیں ہٹائے تو وہ ہٹتی ہیں ورنہ اس میں گرتی چلی جاتی ہیں۔ علم حیوانات کے ماہرین نے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ بھیڑوں کے گلے کے آگے دو آدمی ایک رسی پکڑ کر بیٹھ گئے اور گیارہ انچ انہوں نے رسی کو اونچا رکھا جب بھیڑیں وہاں پہنچیں تو پہلے پہلی بھیڑ کودی پھر دوسری کودی اور اس کے بعد تیسری کودی۔ دو تین بھیڑوں کے کودنے کے بعد انہوں نے رسی ہٹالی۔ مگر ہزار بھیڑ اسی طرح کودتی چلی گئی جب بھی کوئی بھیڑ وہاں پہنچتی تو وہ کود کر اس جگہ سے گزرتی۔ گویا اپنے خیال کے نتیجہ میں وہ ایسی اندھی ہو جاتی ہیں کہ دیکھتی نہیں کہ واقعہ کیا ہے۔

یہی حال قوموں کا نظر آتا ہے جب کوئی قوم غریب ہوتی ہے۔ ناتوان ہوتی ہے۔ کمزور ہوتی ہے اور اس کے افراد دولت مند قوموں کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بڑے بڑے محلات بنائے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے تکلفات کے سامان ان میں موجود ہیں آٹھ آٹھ دس دس نوکر ایک ایک شخص کے ہیں۔ انہوں نے وردیاں پہنی ہوئی ہیں۔ پیٹیاں باندھی ہوئی ہیں اور جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ تو وہ اسے سلام کر کے بڑی عزت سے بٹھاتے اور اس کی خدمت کے لئے آگے پیچھے دوڑتے ہیں تو بجائے یہ خیال کرنے کے کہ یہ قوم تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ اگر مجھے دولت ملی تو میں بھی اسی طرح کروں گا وہ دیکھتا نہیں کہ یہ اس قوم کی موت کی علامت ہے۔ جب قومیں مرنے لگتی ہیں۔ تو اسی طرح کرتی ہیں اور اگر وہ اس طرح نہ کریں۔ تو مریں کیوں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ توبہ کرے اور کہے کہ یہ مرنے لگے ہیں اور خدا کا شکر کہے۔ اب ان کی گدی پر بیٹھنے کے لئے میری باری آئی ہے وہ انہی کی نقل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور اس طرح خود بھی تباہ ہو جاتا ہے۔

پہلے انگریز آئے تو وائسرائے تک کی تنخواہ ہزار روپیہ ہوئی۔ مگر اب ڈپٹی کمشنر کی تنخواہ تین ہزار روپیہ ہو گئی تھی۔ اسی طرح انگلستان سے جو سپاہی آئے ان کو صرف تین روپے ہفتہ کے ملتے تھے۔ یعنی بارہ روپے ماہوار ہمارے ہندوستانی سپاہی کی تنخواہ بعد میں اس سے زیادہ ہو گئی تھی۔ یعنی آج سے پندرہ سولہ سال پہلے اسے اٹھارہ روپے ماہوار ملتے تھے۔ مگر وہ چھ ہزار میل سے اپنا وطن چھوڑ کر آتا اور اسے تین روپے ایک ہفتہ کے ملتے اور وہ بھی یکمشت نہیں بلکہ ایک روپیہ ہفتہ وار ملتا۔ اور دو روپے سرکاری خزانہ میں جمع رکھے جاتے اور کہا جاتا کہ یہ روپیہ اس لئے جمع کیا جا رہا ہے تاکہ جب تم واپس جاؤ تو اپنے بیوی بچوں کے لئے لے جاؤ۔ مگر اس وقت ساری دنیا میں انگریز پھیلتے چلے جاتے تھے۔ ان میں دلیری بھی تھی۔ طاقت بھی تھی ہمت بھی تھی۔ مگر جب دولت آئی اور ترفہ پیدا ہوا تو ان کی تنخواہیں بڑھنی شروع ہوئیں اور یا تو پہلے انگریز گھوڑے پر سوار ہو کر سارا سارا دن دھوپ میں پھرتا رہتا تھا اور اس کے ماتحت اسے کہتے تھے کہ صاحب کچھ آرام بھی کر لیجئے۔ اور یا پھر ڈاک بنگلے بن گئے جن میں وہ اترا کرتے۔ اب سارا دن پنکھے چل رہے ہیں۔ برفیں آ رہی ہیں۔ شرابیں پی جا رہی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان میں ہمت نہ رہی۔ اور ہندوستانیوں نے انگریزوں کو پکڑ کر نکال دیا۔ (ایک لیڈر) نے اعلان کیا تھا کہ اگر تم سارے ہندوستانی اکٹھے ہو جاؤ تو تم ان لوگوں کو جبراً یہاں سے نکال سکتے ہو۔ اور سمندر سے پرے دھکیل سکتے ہو۔ لوگوں نے سمجھا کہ گاندھی جی کوئی معجزہ دکھانے لگے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی گاندھی جی اپنے ملک کے لوگوں کے متعلق تو سمجھتے ہی تھے۔ کہ وہ غافل اور سست ہیں لیکن وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ انگریز مر چکے ہیں۔ اور اب ان کی لاش کو پھینکنا کوئی مشکل کام نہیں۔ رستم کی لاش بھی اسی طرح اٹھا کر پھینکی جا سکتی ہے جس طرح ایک کتے کی لاش۔ گاندھی جی کی ذہانت اور ہوشیاری یہ تھی۔ کہ وہ یہ سمجھ چکے تھے۔ کہ انگریز اب مر چکا ہے۔ اور نیم جان ہندوستانی بھی اسے اٹھا کر پرے پھینک سکتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ انگریز کو ہندوستان نے ہی اٹھا کر نہیں پھینکا۔ سیلون نے بھی اسے پھینکا۔ برما نے بھی اسے پھینکا۔ مصر نے بھی اسے پھینکا۔ ایران نے بھی اسے پھینکا۔ عراق نے بھی اسے پھینکا۔ غرض تمام ممالک کے لوگوں نے اسے اپنے اپنے ملک سے نکال دیا۔ آخر سمٹ سمٹا کر وہ انگلستان میں محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ اور پھر کچھ مدت کے بعد ممکن ہے ان کی ایسی ہی حالت ہو جائے جیسے ابتداء میں تھی کہ چمڑے کے تہہ بند باندھا کرتے تھے۔ اور ننگے جسم رہا کرتے تھے یا اگر یہ زمانہ نہ آئے تو اس کے قریب قریب ان کی حالت پہنچ جائے۔

(لیڈر) کی عقلمندی یہ نہیں تھی کہ انہوں نے ہندوستانیوں کو زندہ کیا۔ ان کی عقلمندی یہ تھی کہ انہوں نے دیکھ لیا کہ انگریز مر چکا ہے۔ اور اب ذرا سے اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر ہندوستانی اکٹھے ہو جائیں تو وہ ان کو بڑی آسانی سے نکال سکتے ہیں۔

مگر اس کے مقابلہ میں اب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے- کہ یورپ کے پاس دولت ہے- مگر روس کے پاس دولت نہیں اور اس نے لوگوں میں یہ شور مچایا ہوا ہے کہ ہم ساری دنیا کو کھانا دیں گے اور وہ لوگ جو بھوکے مرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر روس کو جگہ ملے تو ہمیں کھانے کے لئے روٹی میسر آ جائے گی- حالانکہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ روسی نظام میں کوئی برتری ہے وہ غلطی کرتے ہیں- اگر روس کو دنیا میں نفوذ کا موقع مل جائے تو وہ بھی وہی کچھ کرے گا- جو انگریز کرتے رہے ہیں- اور اسی طرح اس نے دنیا کی دولت سے فائدہ اٹھانا ہے جس طرح انگریز فائدہ اٹھاتے رہے ہیں- غرض ایک قوم کے بعد دوسری قوم مرتی چلی جاتی ہے- مگر وہ عبرت حاصل نہیں کرتی- جب ایک قوم کے بعد دوسری قوم کی باری آتی ہے- تو اس کے افراد بھی چاہتے ہیں کہ ہم اسی طرح ناچیں اسی طرح گائیں اسی طرح شرابیں پئیں جس طرح پہلی قوم کیا کرتی تھی- پھر خدا اسے تباہ کر دیتا ہے- اور کسی اور قوم کو بھیج دیتا ہے غرض انسانوں کی موت پر ان کو قبروں میں دفن کیا جاتا ہے- انسانوں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تیز بخار ہو گیا یا تیز کھانسی ہو گئی یا انتڑیوں میں سے خون آنے لگ گیا یا شدید پیچش ہو گئی- اور قوموں کی موت کی علامت یہ ہوتی ہے- کہ ان کے پاس دولت بہت ہوتی ہے- مگر ان کو اس دولت کے خرچ کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا- وہ اسے زیادہ سے زیادہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں- اچھے سے اچھا کھانا کھاتے ہیں اچھے سے اچھا لباس پہنتے ہیں- اچھے سے اچھے مکانات میں رہتے ہیں- اچھے سے اچھا فرش رکھتے ہیں اور رات دن ترفہ اور آرام طلبی میں بسر کرتے ہیں محنت کی عادت ان میں نہیں رہتی یہ ساری علامتیں اس کی موت کی ہوتی ہیں جس طرح انسانی جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر ہوتا ہے- اسی طرح قوم کی زندگی اور اس کی موت کی گھڑیاں معلوم کرنے کا یہ تھرمامیٹر ہوتا ہے جب تم دیکھو کہ کسی قوم میں ترفہ پیدا ہو گیا ہے- اور کام کی عادت اس میں نہیں رہی تو سمجھو کہ اس کا پارۂ حرارت بہت بڑھ گیا ہے- اور وہ موت کے قریب پہنچ گئی ہے-

عید الاضحیہ ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے- کہ قومی زندگی قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا بیٹا خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک جنگل میں جا کر رکھ دیا- یہاں ناصر آباد میں اگر تمہارا لڑکا ذرا بڑا ہو جائے اور وہ ابتدائی تعلیم حاصل کر لے- تو تم کہتے ہو ہم اسے کنری بھجوائیں گے- کنری والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں کو میر پور خاص بھجوائیں گے- میر پور خاص والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں- ہم اپنے لڑکوں کو کراچی بھجوائیں گے- کراچی والوں سے پوچھو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے لڑکوں انگلینڈ بھجوائیں گے غرض تم اوپر کی طرف جاتے ہو لیکن ابراہیم جہاں رہتے تھے گو وہ بھی ایک چھوٹا سا قصبہ تھا- مگر انہوں نے اپنے بچے کو اس جگہ سے بھی نکال کر **وہاں جا کر رکھا جو ایک وادیٔ غیر ذی زرع تھی- جہاں نہ کھانے کا کوئی سامان تھا نہ پینے کا کوئی سامان تھا تا کہ اس میں محنت کی عادت پیدا ہو- کام کی عادت پیدا ہو- قربانی کی عادت پیدا ہو- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- ابراہیمؑ کا اپنے بیٹے کو اس طرح ایک جنگل میں جا کر چھوڑ دینا گو ظاہر میں اسے اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا تھا- مگر فدینٰہ بذبح عظیم ہم نے اسمٰعیلؑ کا فدیہ ایک بہت بڑی قربانی کے ذریعہ سے دے دیا- بعض لوگ (-) اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیلؑ کے بدلے ایک مینڈھا قربان کروا دیا- حالانکہ یہاں ذبح عظیم کے الفاظ ہیں جس کے معنے ہیں بہت بڑی قربانی اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو بڑی بڑی قومیں سمجھی جاتی تھیں ہم نے ان کو ابراہیمؑ کی نسل پر قربان کر دیا بڑے لوگ تختوں پر بیٹھتے ہیں- مگر وہ قوم جو بھوکی رہنے کی عادی ہو- جب اس کے غلبہ کا وقت آتا ہے تو وہ بڑی بڑی حکومتوں کا تختہ الٹ دیتی ہے- یہ ایک پیشگوئی تھی- جو حقیقی معنوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہوئی- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہا اور اس نے ایک ایسی جگہ اسے پھینکا جہاں نہ کھانا تھا نہ پانی- اور جہاں اس کے زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں تھی- ہم نے اس کی اس قربانی کو دیکھا اور کہا کہ اب اس کے بدلہ میں ایک بہت بڑی قربانی پیش کی جائے گی چنانچہ دیکھ لو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو اسماعیلؑ کی نسل میں سے تھے کس طرح عرب نکلے اور انہوں نے قیصر و کسریٰ کو کاٹ کر رکھ دیا-** گویا بجائے اس کے کہ اسمٰعیلؑ کی نسل بھوکی مرتی اس نے بڑی بڑی دولتوں اور شانوں والی حکومتوں کو تباہ کر دیا-

قومی ترقی درحقیقت ٹڈی دل کی طرح ہوتی ہے- جس طرح ٹڈیاں جنگلوں میں پلتی ہیں- اور جب ان کی غذا ختم ہو جاتی ہے- تو وہ اڑتی ہیں اور بڑے سے بڑے سرسبز و شاداب کھیتوں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں اسی طرح جو قومیں صحیح اصول پر چلنے والی ہوتی ہیں وہ غربت سے گذارے کرتی ہیں- محنت اور قربانی سے کام لیتی ہیں- مگر جب لوگ پھر بھی ان کو جینے نہیں دیتے اور انہیں مارنے کے لئے اٹھتے ہیں- تو اللہ تعالیٰ کا عذاب ظلم کرنے والوں پر نازل ہوتا ہے- اور وہ غریب اور کمزور سمجھے جانے والے دنیا پر غالب آ جاتے ہیں- جب عرب کے لشکر نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کے بادشاہ نے اس خبر کو سن کر کہا کہ یہ جھوٹی خبر ہے میں کس طرح مان لوں- کہ وہ عرب جس میں ہمارے دس سپاہی بھی جاتے تو سارے ملک کو آگے لگا لیتے تھے- اس نے ہم پر حملہ کر دیا ہے- لوگوں نے کہا- خبر درست ہے واقعہ میں ہم پر حملہ ہو چکا ہے- اس نے کہا- اچھا ان کے چند لیڈر بلواؤ- تا کہ میں ان سے خود بات کروں- اور پوچھوں کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے- چنانچہ وہ گئے اور صحابہؓ نے ایک وفد تیار کر کے بادشاہ کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا- جب صحابہؓ کا وفد پہنچا تو بادشاہ نے کہا- میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے میرے ملک پر حملہ کر دیا ہے- میری تو سمجھ میں نہیں آتا- کہ تم میں یہ جرأت کس طرح پیدا ہوئی- تم وہ ہو جو ٹڈیاں کھایا کرتے تھے- نہ تمہارا کھانا اچھا تھا نہ پینا اچھا تھا- نہ تمہارا لباس اچھا تھا- تم ننگے پھرتے تھے- اخلاق تم میں تھے ہی نہیں- ماؤں سے تم نکاح کر لیتے تھے- تمہیں کیا سوجھا کہ تم حملہ کے لئے آ گئے اگر تم پر غربت کا بہت ہی دور آ گیا ہے تو میں تم میں سے ہر افسر کو دو دو اشرفی اور ہر سپاہی کو ایک ایک اشرفی دینے کے لئے تیار ہوں- تم روپیہ لو اور واپس چلے جاؤ اس زمانہ میں گو روپیہ کی بڑی قیمت تھی- مگر پھر بھی پتہ لگتا ہے- کہ اس کی نگاہ میں عربوں کی کیا حیثیت تھی عرب کا جو لشکر ایران پر حملہ آور ہو رہا تھا- اس کی حیثیت ایران کے بادشاہ کے نزدیک یہ تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں ان کو پندرہ پندرہ روپے دے دوں- تو یہ واپس جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے اب پینتالیس روپے ماہوار راشن سپاہی کو ملتا ہے مگر وہ سمجھتا تھا کہ اگر میں انہیں صرف پندرہ پندرہ روپے بھی دے دوں گا- تو یہ واپس چلے جائیں گے اور کہیں گے کہ اچھا اب ہم چلتے ہیں- تو ایران کے بادشاہ کے نزدیک عربوں کی حیثیت اتنی ہی تھی مگر جو اس وفد کے سردار تھے انہوں نے کہا تم جو کچھ کہتے ہو ٹھیک ہے ہم ایسے ہی تھے- ٹڈیاں کھاتے تھے مردار کھاتے تھے ماؤں سے نکاح کر لیا کرتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اپنا رسول بھیج دیا ہے جس کی وجہ سے ہماری حالت بدل چکی ہے- اور ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمہارے ملک پر حملہ آور ہوئے ہیں- بادشاہ کو غصہ آیا- اس نے درباریوں کو حکم دیا کہ مٹی کا ایک بورا لاؤ اور اس کے سر پر رکھ دو باقی صحابہؓ کو غصہ آیا کہ یہ ہمارے امیر کی ہتک کرتا ہے مگر وہ ہنس پڑا- اور اس نے کہا انہیں مٹی کا بورا میرے سر پر رکھنے دو- جب انہوں نے مٹی کا بورا ان کے سر پر رکھ دیا- تو وہ دربار سے بھاگے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ بادشاہ نے ایران کی زمین اپنے ہاتھ سے ہمارے سپرد کر دی ہے- مشرک بڑا وہمی ہوتا ہے- اب تھا تو یہ ایک لطیفہ مگر وہ گھبرا گیا اور اس نے سمجھا کہ یہ تو بڑی بدشگونی ہوئی چنانچہ اس نے حکم دیا کہ دوڑو اور ان کو پکڑ کر واپس لاؤ- مگر عرب لوگ گھوڑے کی سواری کے بڑے مشاق ہوتے ہیں- وہ دربار سے نکلے تو

انہوں نے اپنے گھوڑوں کوایڑیاں لگائیں اور وہ کہیں سے کہیں نکل گئے۔

یہ کیفیتیں تھیں صحابہؓ کی۔ دنیا حیران تھی کہ یہ لوگ کہاں سے آ گئے جس طرح ٹڈی آتی ہے تو اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ کوئی روس کے میدانوں سے آتی ہے کوئی چین کے میدانوں سے آتی ہے۔ کوئی عرب کے میدانوں سے آتی ہے اور وہ سارے علاقہ پر چھا جاتی ہے۔ اتنا چھوٹا سا جانور ہوتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں لوگ عاجز آ جاتے ہیں اور پھر اس کی نسل میں خدا تعالیٰ نے اتنی بڑھوتی رکھی ہے۔ کہ جہاں بیٹھی اور اس نے انڈے دیئے۔ وہیں اگلے سال پھر ٹڈی پیدا ہو جاتی ہے اور فصلوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہی علامت بڑھنے والی قوموں کی ہوتی ہے۔ لوگوں کا ایک ایک بچہ ہوتا ہے تو ان کے آٹھ آٹھ ہوتے ہیں۔ غرض قوموں کی ترقی کا راز صرف قربانیوں میں ہے۔ مگر بہت سے لوگ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے پہلے قدم پر ہی گر جاتے ہیں اور ان کی حالت بالکل ایسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؏

''اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے''

لیکن جو لوگ قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں وہ اس زمانہ کو دیکھتے ہیں جس میں ان کی قربانیوں کا بدلہ ان کو ملتا ہے۔ ایران کے بادشاہ نے صحابہؓ کو صرف ایک ایک پونڈ دینا چاہا۔ مگر جو صحابہؓ کو ملا اس کے مقابلہ میں بھلا پونڈ کی کیا حیثیت تھی۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب وہ فوت ہوئے تو باوجود اس کے کہ وہ اس قدر صدقہ وخیرات کرنے والے تھے کہ سارے عرب میں مشہور تھے پھر بھی ان کے ورثاء کو لاکھوں روپیہ ملا۔ تو اللہ تعالیٰ غلبہ کے موقعہ پر قوموں کو بہت کچھ دیتا ہے لیکن اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ اس وقت بھی اس کی عادت میں یہ بات داخل ہو کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی بجائے وہ اس روپیہ کو دین پر خرچ کرے۔ غرباء پر خرچ کرے۔ صدقہ وخیرات میں دے۔ یہ تو بے شک شریعت کہتی ہے کہ جب تمہیں دولت ملے تو تمہارے جسم اور چہرہ پر بھی اس کے کچھ آثار ہونے چاہئیں مگر وہ ''کچھ آثار'' ہی کہتی ہے۔ یہ نہیں کہتی کہ ساری دولت اپنے نفس کے لئے خرچ کرنی شروع کر دو۔ اور اچھے کھانے اور اچھے پینے میں مشغول ہو جاؤ۔ لیکن بیوقوف اور نادان انسان اس وقت کے آنے سے پہلے بپھر جاتا ہے۔ اور اس کی مثال ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ ''بھکے جٹ کٹوری لبھی پی پی پانی آپھریا''۔

بھلا ایک کٹوری کی بادشاہوں کی دولتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ مگر وہ صرف کٹوری ملنے پر ہی اتنا مغرور ہو جاتا ہے۔ کہ کبھی اس گھر میں جاتا ہے اور یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ ان کے گھڑے سے پانی پینے لگ جاتا ہے۔ کبھی دوسرے گھر میں جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے پیاس لگی ہے اور یہ بتانے کے لئے کہ اس کے پاس کٹوری ہے وہ اس میں ان کے سامنے پانی پیتا ہے جو قوم اتنے بڑے وعدوں کے ہوتے ہوئے ایران کے بادشاہ کے پونڈ یا ایک کٹوری پر مرنے لگتی ہے اس کے متعلق کیا امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ بڑھے گی۔ وہی قوم بڑھتی ہے جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کو اپنے سامنے رکھتی ہے جو سمجھتی ہے کہ ہم نے اخلاق اور روحانیت کے ساتھ دنیا کو فتح کرنا ہے اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ویسی ہی قربانی بھی کرتے ہیں۔ اور ویسی ہی محنت بھی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے جب نیا نیا دعویٰ فرمایا۔ تو مولوی برہان الدین صاحب جو اہل حدیث میں سے تھے اور ان کے لیڈر تھے۔ انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود (۔) کا ذکر سنا۔ شاید انہوں نے براہین کا اشتہار پڑھا یا آریوں اور عیسائیوں کے خلاف کسی اخبار میں آپ کا مضمون دیکھا تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں خود انہیں جا کر دیکھ آؤں۔ چنانچہ وہ قادیان پہنچے مگر ان دنوں حضرت مسیح موعود قادیان میں نہیں تھے بلکہ کہیں باہر تشریف لے گئے تھے۔ غالباً یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب حضرت مسیح موعود چلہ کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے تھے وہ قادیان سے ہوشیار پور پہنچے مگر وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ساتھ والوں کو ہدایت دے دی تھی کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ اور شیخ حامد علی صاحب کو دروازہ پر بٹھایا ہوا تھا کہ وہ نگرانی رکھیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں۔ یہ وہاں پہنچے اور انہوں نے منتیں کیں کہ مجھے ملنے دو۔ مگر انہوں نے نہیں مانا آخر مولوی برہان الدین صاحب نے کہا کہ مجھے صرف چق اٹھا کر ایک دفعہ دیکھ لینے دو۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کروں گا۔ لیکن حامد علی صاحب نے یہ بات بھی نہ مانی مگر اللہ تعالیٰ نے چونکہ ان کی خواہش کو پورا کرنا تھا۔ اس لئے اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو کوئی ضرورت پیش آئی اور آپ نے فرمایا میاں حامد علی! تم فلاں چیز لے آؤ۔ وہ اس طرف چلے گئے اور انہیں موقع میسر آ گیا۔ یہ چوری چوری گئے اور انہوں نے چق اٹھا کر حضرت صاحب کو دیکھا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور جلدی جلدی کمرہ میں ٹہل رہے تھے۔ یہ عام انسان کی نظر میں بہت معمولی بات ہے۔ مگر صاحب عرفان کی نگاہ میں یہ بڑی بات تھی۔ انہوں نے آپ کو دیکھا اور واپس آ گئے لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ مولوی صاحب آپ نے کیا دیکھا۔ انہوں نے کہا۔ اس نے بہت دور جانا ہے۔ یہ کمرے میں بھی تیز تیز چل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بڑا کام کرنا ہے۔

تو حقیقت یہ ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ جس نے جینا ہوتا ہے اس میں جینے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور جس نے مرنا ہوتا ہے اس میں مرنے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انگریز بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو کون نکال سکتا ہے۔ فرانسیسی بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو انڈو چائنا سے کون نکال سکتا ہے۔ کسی زمانہ میں ہسپانیہ والے بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہسپانیہ سے کون نکال سکتا ہے۔ مسلمان بھی یہی سمجھتے تھے کہ ان کو ہندوستان سے اور چین وغیرہ سے کون نکال سکتا ہے مگر آخر نکل گئے۔ یہ موت ہے جو ایک کے بعد دوسری قوم پر آئی۔ اور کسی قوم نے پہلی قوم سے عبرت حاصل نہیں کی۔ انفرادی موت سے بچا نہیں جا سکتا۔ لیکن قوم کی موت سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہنے کی کوشش کرے۔ مگر آج تک کسی قوم نے یہ کوشش نہیں کی۔ جو بھی آتا ہے وہ فوراً زہر کھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور موت کو قبول کر لیتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 2 ص 377)

ماخوذ

2002ء میں پاکستان اور عالمی سطح پر رونما ہونے والے اہم واقعات

قسط چہارم آخر

16 نومبر

☆ صدر مشرف نے صدارت کا حلف اٹھایا۔

☆ صدر مشرف نے آئین بحال کر دیا، چند آرٹیکل معطل۔

☆ ارکان قومی اسمبلی نے حلف اٹھالیا۔

☆ پٹرول کی قیمت میں 3.03 روپے لیٹر کمی۔

☆ ایمل کانسی کو زہر کا انجکشن لگا کر سزائے موت دیدی گئی۔

☆ حیدرآباد چلتی بس میں بم دھماکے 3 ہلاک 9 زخمی۔

18 نومبر

☆ انسداد دہشت گردی کا ترمیمی آرڈیننس جاری، مشکوک افراد کو ایک سال تک زیر حراست رکھا جا سکے

گا۔

20 نومبر

☆مسلم لیگ (ق) کے امیر حسین سپیکر، سردار یعقوب ڈپٹی سپیکر منتخب۔

☆بلوچستان کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ ایمل کانسی سپرد خاک۔

21 نومبر

☆ترقیاتی پروگرام پر 344 ارب روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ صدر۔

22 نومبر

☆ظفر اللہ جمالی وزیر اعظم منتخب 172 ووٹ لئے۔ فضل الرحمٰن کو 86 ملے۔

☆محکمہ ڈاک کے مزید 17 ملازم معطل۔

☆شمالی علاقوں میں شدید زلزلہ۔ 30 ہلاک ہزاروں بے گھر ہو گئے۔

23 نومبر

☆جمالی اور ان کی کابینہ نے حلف اٹھایا۔

☆ٹاؤن شپ ماں نے اڑھائی سالہ لخت جگر ذبح کر دیا۔

☆نائیجیریا میں ہنگامے 1200 افراد ہلاک۔

25 نومبر

☆بھارت میں دو مندروں پر حملے فوجی سمیت 10 افراد ہلاک۔

☆پی پی پی کے فارورڈ بلاک نے پارلیمنٹیرینز پیٹریاٹ کے نام سے پارٹی بنالی۔

26 نومبر

☆پنجاب اور سرحد اسمبلیوں کے ارکان نے حلف اٹھا لیا۔

☆حافظ سعید کی رہائی سے دہشت گردی بڑھ گئی۔ ایڈوانی۔

☆مجلس عمل سے مل کر متحدہ اپوزیشن نہیں بنائیں گے، بینظیر۔

☆گوجرانوالہ پیپلز پارٹی کے صدر خالد ہمایوں سمیت 9 افراد قتل۔

27 نومبر

☆شمالی کوریا کے ساتھ دوبارہ ایٹمی تعاون ہوا تو پاکستان کو نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ امریکہ۔

☆اسرائیل نے امریکہ سے 4 ارب ڈالر کی فوجی امداد مانگ لی۔ امریکہ نے پیٹریاٹ میزائل دینے کی پیش کش کی۔

☆ڈاکٹر یاسمین راشد برطرف، ٹیکنیکل ایجوکیشن کے 6 اساتذہ چارج شیٹ۔

28 نومبر

☆پنجاب میں مسلم لیگ ق اور سرحد میں مجلس عمل کا سپیکر منتخب، افضل ساہی 243 اور بخت جہاں نے 81 ووٹ لئے۔

☆سعودی عرب کو دہشت گردوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے لئے 90 دن کا الٹی میٹم دیا جائے۔ امریکی قومی سلامتی کونسل کا بش سے مطالبہ۔

☆ڈسکہ سیالکوٹ روڈ پر بس اور ویگن میں تصادم، 8 مسافر جاں بحق۔

☆گوجرانوالہ مزدور نے عید کے کپڑے مانگنے پر 2 بیٹیوں کے گلے گھونٹ دیئے۔

29 نومبر

☆کینیا اسرائیلی ہوٹل پر فدائی حملہ، 15 ہلاک، طیارہ میزائل حملے سے بچ نکلا۔

30 نومبر

☆پرویز الٰہی نے پنجاب کی وزارت اعلیٰ کا حلف اٹھا لیا۔

دسمبر

یکم دسمبر

☆پٹرول 1.93 اور ڈیزل 1.37 روپے سستا ہو گیا۔

☆مجلس عمل کے جمال شاہ بلوچستان کے سپیکر منتخب۔

2 دسمبر

☆جام یوسف وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب، شراب پر پابندی کا اعلان۔

☆افغان کمانڈروں کی لڑائی 11 افراد ہلاک۔

☆عراق کے شہر بصرہ پر اتحادی طیاروں کا تیل کمپنی پر حملہ 8 ہلاک۔

4 دسمبر

☆ایم کیو ایم نے جمالی کی پھر غیر مشروط حمایت کا اعلان کر دیا۔

☆اسلحہ انسپکٹروں کا بغداد میں 2 صدارتی محلوں کا معائنہ۔

☆ترک حکومت عراقی سرحد پر ایک لاکھ فوج تعینات کرنے کی اجازت دے۔ امریکہ۔

5 دسمبر

☆اسرائیل مقبوضہ عرب علاقے خالی کرے۔ اقوام متحدہ۔

☆سندھ اسمبلی کا اجلاس 12 دسمبر کو طلب۔

☆کراچی میساڈونیا کے سفارت خانہ میں زبردست دھماکہ۔

6 دسمبر

☆فلسطینی ریاست کا شیرون منصوبہ مسترد، اسرائیلی فوج 1967ء والی پوزیشن پر واپس جائے۔ فلسطینی ترجمان۔

☆مقدونیہ کے تباہ شدہ قونصل خانے سے 3 لاشیں برآمد۔

9 دسمبر

☆عراق میں ممنوعہ ہتھیاروں کے ثبوت نہیں ملے، اسلحہ انسپکٹروں کی رپورٹ۔

☆ٹرو پر ٹریفک حادثات 19 افراد جاں بحق، 49 زخمی

☆اسرائیلی فائرنگ سے 10 فلسطینی ہلاک۔

☆خوست ایئر پورٹ پر میزائلوں سے حملہ، گیٹ پر 3 بم پھٹنے سے بھاری نقصان۔

☆عید پر بنگلہ دیش کے 4 سینما گھروں میں دھماکے 25 افراد ہلاک، 50 زخمی۔

☆فیصل آباد باپ نے فائرنگ کر کے 2 بیٹیاں قتل کر دیں۔

10 دسمبر

☆بھارت کے مسلسل انکار کے باعث پاکستان نے سارک سربراہ کانفرنس ملتوی کر دی۔

11 دسمبر

☆بجلی کے نرخوں میں 12 پیسے فی یونٹ کمی۔

13 دسمبر

☆شدید ہنگامہ آرائی کے دوران سندھ اسمبلی کے ارکان نے حلف اٹھالیا۔

☆شمالی کوریا نے منجمد ایٹمی پروگرام بحال کرنے کا اعلان کر دیا۔

☆غزہ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 5 فلسطینی ہلاک۔

14 دسمبر

☆سندھ حکومت کے لئے پیپلز پارٹی اور مجلس عمل میں اتحاد ہو گیا۔

15 دسمبر

☆عدالتی حکم پر مسعود اظہر رہا، بھارت کا احتجاج حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ پاکستان۔

☆سندھ اسمبلی میں پھر ہنگامہ، مظفر شاہ سپیکر، راحیلہ ٹوانہ ڈپٹی سپیکر منتخب۔

☆سندھ اسمبلی کا ساڑھے 9 گھنٹے تک محاصرہ، یونس خان گرفتار، ارکان اسمبلی پر پولیس کا تشدد۔

16 دسمبر

☆زرعی قرضوں پر سود میں 4 فیصد کمی، پرویز الٰہی کا اعلان۔

☆پٹرول 77 پیسے، ہائی سپیڈ ڈیزل 21 پیسے فی لیٹر مہنگا۔

☆گجرات میں بی جے پی کی کامیابی کا اعلان، بڑے پیمانے پر فسادات۔

17 دسمبر

☆ق لیگ کے علی محمد مہر وزیر اعلیٰ سندھ منتخب۔

☆امریکہ نے 45 لاکھ ڈالر کے سیکورٹی آلات پاکستان کے حوالے کئے

☆پشاور آئی جی سرحد کے سینما گھروں اور ویڈیو سنٹروں پر چھاپے۔ 25 گرفتار۔

☆امریکی ہتھیاروں سے لدے 50 فوجی ٹرک عراق میں داخل۔

18 دسمبر

☆لاہور دو ٹرینوں میں خوفناک تصادم، 2 افراد ہلاک، ایک درجن زخمی۔

☆پنچایت کا فیصلہ عورت کا سر مونڈ دیا گیا، ہرجانے میں 3 سالہ بچی کا 4 سالہ بچے سے نکاح۔

19 دسمبر

☆بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کے الزام میں 3 مسلمانوں کو سزائے موت۔

20 دسمبر

☆کراچی میں دھماکہ، 4 افراد ہلاک، 2 مکان تباہ مرنے والوں میں آصف رمزی بھی شامل۔

☆سوئٹزرلینڈ نے پاکستان کا 7.25 کروڑ ڈالر قرض ری شیڈول کر دیا۔

☆لاہور میں پولیس اور ایف بی آئی کا چھاپہ، القاعدہ سے تعلق کے شبہ میں 9 افراد گرفتار۔

21 دسمبر

☆سابق سپیکر یوسف رضا گیلانی کو رہا کر دیا گیا۔

☆عراق میں مہلک ہتھیار نہیں، چیف اسلحہ انسپکٹر، برطانوی فوج کو حملے کے لئے تیار رہنے کا حکم۔

22 دسمبر

☆منصورہ میں جمالی کے مذاکرات، قاضی نے اعتماد کا ووٹ دینے سے انکار کر دیا۔

☆حیدر آباد چلتی بس میں بم دھماکہ 2 افراد ہلاک۔ 10 زخمی۔

☆کابل اتحادی ہیلی کاپٹر تباہ، 7 فوجیوں سمیت 14 افراد ہلاک۔

23 دسمبر

☆دہشت گردی منشیات کا خاتمہ، عدم مداخلت، افغانستان اور اس کے پڑوسی ممالک کا عہد، اعلان کابل پر دستخط۔

☆ایرانی صدر خاتمی آج تین روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے۔

☆شمالی کوریا نے اپنے ایٹمی ری ایکٹر پر نصب نگرانی کے آلات ناکارہ بنا دیئے، امریکہ، جاپان، فرانس اور جنوبی کوریا کا شدید ردعمل۔

☆فلسطینی قیادت نے جنوری کے انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے۔

25 دسمبر

☆ڈسکہ چرچ پر ہینڈ گرینڈ سے حملہ 3 ہلاک 10 زخمی۔

27 دسمبر

☆وزیر اعظم جمالی نے ترکمانستان میں ترکمانی صدر اور افغان صدر کی موجودگی میں گیس پائپ لائن کے میگا پراجیکٹ پر دستخط کئے۔

☆ایم کیو ایم کے ڈاکٹر عشرت العباد نے گورنر سندھ کا حلف اٹھالیا۔

☆ق لیگ کے صدر میاں محمد اظہر مستعفی ہو گئے۔

30 دسمبر

☆وزیر اعظم جمالی نے اعتماد کا ووٹ لیا۔

☆سابق صوبائی وزیر چوہدری فاروق قتل ہو گئے۔

> ڈسٹ بن کے باہر اگر کوئی پولیتھین بیگ، کاغذ یا پھلوں کے چھلکے وغیرہ پڑے ہوں تو براہ مہربانی وہ ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ اس سے آپ کے ہاتھ تو وقتی طور پر گندے ہو جائیں گے لیکن آپ کا محلہ یا گلی صاف ہو جائے گی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم (ہومیو) ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب کی وفات

مکرم ہومیو ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب سابق ہومیوفزیشن وقف جدید فری ڈسپنسری ربوہ مورخہ 27 جنوری 2003ء کو بنگلہ دیش میں بعمر 81 سال انتقال کر گئے۔ آپ کا جسد 29 جنوری کو پاکستان پہنچا۔ 30 جنوری بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے 1946ء میں بیعت کی آپ اپنے علاقہ کی بااثر شخصیت تھے اور زمینداری کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ یونین کونسل کواکوا باریسال بنگال کے چیئرمین تھے۔ قیام بنگلہ دیش کے بعد مستقل طور پر ربوہ میں رہائش اختیار کی۔ یہاں پہلے پرائیویٹ جاب کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کو وقف جدید ڈسپنسری ربوہ میں تعینات کر دیا جہاں آپ 20 سال تک روزانہ دو وقت مریضوں کو دیکھتے رہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے علاوہ 4 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں: مکرم عبدالخالق بنگالی صاحب لندن' مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ' مکرمہ امتہ الحمید صاحبہ' مکرمہ امتہ البصیر صاحبہ' مکرم عبدالقیوم صاحب' مکرم عبدالواسع صاحب اور مکرم عبدالحیٰ صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

سیمنار AACP ربوہ

مورخہ 6 فروری 2003ء بروز جمعرات ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام خلافت لائبریری میں شام 4:15 بجے ایک سیمنار منعقد کیا جا رہا ہے جس میں "Graphics and Animation" کے موضوع پر لیکچر اور سوال وجواب کا سیشن ہوگا۔ اس سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ اس معلوماتی سیمنار میں شرکت فرمائیں۔ مزید معلومات کیلئے فون 212485 پر رابطہ فرمائیں۔

(صدر AACP ربوہ چیپٹر)

تقریب شادی

مکرم میاں غلام مرتضیٰ محمود صاحب الفضل جیولرز یادگار روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم غلام احمد مقصود صاحب آف کینیڈا ابن مکرم میاں عبدالحیٰ صاحب شکور پارک ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 4 جنوری 2003ء کو مکرمہ خالدہ عفت صاحبہ بنت مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلہ دارالرحمت شرقی راجیکی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز 5 جنوری کو مکرم میاں عبدالحیٰ صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم غلام مجتبیٰ مسعود صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 جنوری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام کاشف مسعود عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی خدا کے فضل سے شامل ہے۔ نومولود مکرم میاں عبدالحیٰ صاحب شکور پارک ربوہ کا پوتا اور مکرم میاں عبدالمنان ناصر صاحب حال کینیڈا ابن مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک' صالح' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ آف بدرواہ سے 2 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی اہلیہ بھی آجکل دانت کے شدید زخم کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور جماعت کو ایسے علمی اور قیمتی مخلص وجود عطا فرمائے۔

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
SRP
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی' میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	4 فروری	زوال آفتاب :	12-22
منگل	4 فروری	غروب آفتاب :	5-47
بدھ	5 فروری	طلوع فجر :	5-34
بدھ	5 فروری	طلوع آفتاب :	6-57

روس پاکستان کو ہتھیار دینے پر رضامند

صدر مشرف کے دورہ روس کے دوران دونوں ممالک کے درمیان نئے تعلقات کے ساتھ ساتھ اسلحہ کی خریداری کے ضمن میں بھی پیشرفت ہونے کا امکان ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان سے افغانستان کا بوجھ اتر گیا' دونوں ممالک نئے دور کا آغاز کرینگے۔ مبصرین کے مطابق امریکہ سے تعلقات میں اتار چڑھاؤ کی وجہ سے روسی اسلحہ بہترین آپشن ہے' روس علاقے میں امریکی اثر ورسوخ کم کرنے کیلئے پاکستان کو اسلحہ دینے پر رضامند ہو جائے گا۔

ایک ماہ میں صدام کا تختہ الٹ دینگے امریکی

محکمہ دفاع کے سینئر اہلکار نے کہا ہے کہ صدام حسین کو ایک ماہ کے اندر اقتدار سے ہٹا دیا جائے گا۔ سعودی اخبار شرق الاوسط کو ایک انٹرویو میں امریکی وزیر دفاع کے سینئر ترجمان نے کہا کہ صدام حسین سے چھٹکارے کا وقت آ گیا ہے۔ علاوہ ازیں نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 500 امریکی طیارے بمباری کریں گے' عراق کا راڈار سسٹم جام کر دیا جائے گا' پہلا نشانہ صدر کے محلات ہوں گے' تابڑتوڑ حملوں کا مقصد صدام کی فوجی قوت فوری ختم کرنا ہے۔ ترجمان نے یہ بھی کہا ہے کہ صدام کو ہٹانے کے بعد عراق میں امریکی حکومت قائم نہیں کریں گے۔

اٹلی میں 28 پاکستانیوں پر فرد جرم عائد اطالوی

پولیس نے کہا ہے کہ انہیں ثبوت ملے ہیں کہ گرفتار کئے جانے والے اسلامی شدت پسندوں کا نشانہ برطانوی چیف آف ڈیفنس سٹاف تھے۔ دریں اثناء اطالوی پولیس نے ملزمان کو نیلز کی عدالت میں پیش کیا جہاں ان پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ عدالت نے ملزموں کو مزید تفتیش کی خاطر ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا۔

امریکہ کی عراقی سرحد پر فوجی مشقیں امریکہ

عراق پر حملہ کیلئے ڈیڑھ لاکھ سے زائد فوجی خلیج میں تعینات کرے گا۔ امریکی محکمہ دفاع کے ذرائع کے مطابق 87 ہزار فوج پہلے ہی علاقے میں پہنچ چکی ہے۔ امریکہ کے فوجیوں نے عراقی سرحد کے قریب فوجی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ ان مشقوں کا مقصد فوج کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔

عیدالاضحیٰ 12 فروری کو ہوگی سرکاری اعلان کے

مطابق ذوالحج 1423ھ کا چاند نظر آ گیا ہے۔ لہٰذا عیدالاضحیٰ مورخہ 12 فروری 2003ء کو ہوگی۔

دراندازی نہیں ہو رہی پاکستان نے ایک بار پھر کہا

ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سرحد پار سے کوئی دراندازی نہیں ہو رہی۔ پاکستانی موقف کی تصدیق کیلئے لائن آف کنٹرول پر اقوام متحدہ کے مبصر تعینات کر کے ٹھوس ثبوت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کولمبیا فنی خرابی کے باعث تباہ ہوئی امریکی

خلائی شٹل کولمبیا فنی خرابی کے باعث تباہ ہوئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خلائی شٹل کے ایندھن ٹینک کی انسولیشن اور حرارت سے محفوظ رکھنے والی پلیٹیں خراب ہو گئی تھیں۔

پاکستان میں موسم سرما کے دوران ہونے والی بارشیں

دنیا میں تیزی کے ساتھ رونما ہونے والی موسمی تبدیلیوں کے باعث گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ملک میں موسم سرما کے دوران ہونے والی بارشوں میں مجموعی طور پر 54.6 فیصد کمی ہو چکی ہے۔ سب سے زیادہ کمی 1998ء میں ہوئی۔ 73 فیصد کمی کے ساتھ سب سے زیادہ متاثر بہاولپور ڈویژن ہوا۔ 1997ء میں مجموعی طور پر 384 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ جواب کم ہو کر 174.2 ملی میٹر رہ گئی ہے۔ جنوری 2003ء میں 25 روز میدانی علاقوں میں دھند چھائی رہی جو گزشتہ کئی برسوں میں ایک ماہ کے دوران مسلسل اور سب سے زیادہ ہونے کا ریکارڈ ہے۔ رواں سال جنوری سے مارچ کے عرصے کے دوران بھی بارشیں معمول سے کم ہونے کی توقع ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران میدانی علاقوں میں پڑنے والی دھند میں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی سطح پر موسمی تبدیلیوں کے باعث مون سون کی بارشوں پر اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ گزشتہ پانچ برسوں کے دوران مجموعی طور پر پنجاب' سرحد کے چند علاقوں اور سندھ کے پنجاب سے ملحقہ علاقوں میں دھند میں اضافہ ہوا ہے۔ 1998ء میں 22 روز' 1999ء میں 23 روز' 2000ء میں 12 روز' 2001ء میں 29 روز 2002ء میں 13 روز اور 2003ء میں 25 روز تک دھند پڑی' دھند سے سب سے زیادہ لاہور' گوجرانوالہ' سرگودھا اور فیصل آباد ڈویژن متاثر ہوئے۔

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ
GHP کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹنسی

پوٹنسی رعایتی قیمت	SP-10ML	GS-10ML	SP-20ML
30/200/1000	8/-	10/-	12/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-

سپیشل سائیلوشن (ہومیوادویات کیلئے آب حیات)

رعایتی قیمت	60ML	120ML	220ML	450ML
	15/-	20/-	30/-	50/-

اس کے علاوہ 80 اور 117۔ ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بیگ، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں و دیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

اعلان تعطیل

مورخہ 5 فروری 2003ء کو یوم یکجہتی کشمیر کی قومی تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ آئی کلینک

☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہوجاتا ہے
☆ بذریعہ لیزر عینک یا کانٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگاپن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔

کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو کے
دارالصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے!
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد ٹیلیفون سٹور ریلوے روڈ ربوہ

پیج جیولرز اینڈ بوتیک
الیشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173/ربوہ 04524-214510

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

① مکینیکل فورمین: ورکشاپ کے اصولوں سے واقفیت، لیتھ، شیپر، فٹنگ کا تجربہ۔ تنخواہ حسب قابلیت
② مشین آپریٹر: کسی صنعتی ادارے میں مشین پر کام کرنے کا دو سالہ تجربہ ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ 3500 روپے ماہانہ۔ تجربے کی بناء پر تنخواہ زیادہ ہو سکتی ہے۔
③ آرا آپریٹر: آرا مشین پر کام کرنے کا تجربہ۔ تنخواہ 3500 روپے ماہانہ۔
④ سیکورٹی گارڈ: عمر 30 سے 45 سال۔ تنخواہ 3000 روپے سے 3500 روپے ماہانہ سابقہ فوجی حضرات قابل ترجیح ہونگے۔

ماہانہ تنخواہ کے علاوہ سنگل رہائش، میڈیکل، ہفتہ وار چھٹی، سالانہ چھٹیاں، پنشن، اوور ٹائم، گریجوئٹی اور بونس کی بھی سہولت ہو گی۔ فورمین اور مشین آپریٹر کیلئے فیملی رہائش بھی دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں مع تصدیق درج ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
جی ٹی روڈ جہلم 49600۔ فون 81-0541-646580

داؤد آٹو سپلائی DASCO
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205
پروپرائٹرز۔ داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7 سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلیگن روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش: 214321
23 قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد ایم بی اے
اقصیٰ روڈ ربوہ

KOH-I- NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz@wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

KHAN NAME PLATES
PANEL PLATES-MONOGRAMS-GRAPHIC DESIGNING-SHIELDS-BLISTER PACKAGING
VACUUM FARMING-COMPUTERIZED PHOTO ID CARDS & SCREEN PRINTING
TOWNSHIP LAHORE Ph: 5150862-5123862, EMAIL: knp_pk@yahoo.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود فون دکان 213649 فون رہائش 211649

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

نیشنل الیکٹرونکس
واشنگ مشین۔ گیزر، کوکنگ رینج، T.V، فریج، ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے با اعتماد ادارہ۔
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت۔ ہم آپ کے منتظر ہوں گے
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون نمبر 7223228-7357309